إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵۱

الفضل قادیان

اللہ اکبر

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

فی پرچہ ۱؎

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰؏

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳؏

نمبر ۹۰ | مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۳۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۹ رمضان ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ۲۶ جنوری پیٹ درد کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

علاقہ بیٹ متصل قادیان سے اس ہفتہ ۲۲۔ افراد داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کے ہاں ۲۰۔ جنوری لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

مولوی غلام احمد صاحب مبلغ اپنے حلقہ تبلیغ شاہ جہان پور روانہ ہو گئے ہیں۔

مکان بنانے کی سکیم کے متعلق اعلان

الفضل ۱۶۔ جنوری کے پرچہ میں قادیان میں مکانات کے بنانے کے متعلق ایک سکیم کا جو اعلان کیا گیا تھا۔ اسے ملاحظہ کر بہت سے احباب نے حصہ دار بننے کے لئے تحریر کیا ہے۔ مگر بعض بوجہ اس خیال کے کہ حصہ داروں کی تعداد پوری ہو گئی ہو گی حصہ داروں میں نام بھیجنے سے رُک گئے تھے۔ ایسے احباب یہ اعلان پڑھتے ہی فوراً اپنے نام بھجوا دیں۔ اس سکیم اور حصہ داروں کے متعلق آخری فیصلہ عنقریب ہونے والا ہے اور ماہ فروری ۱۹۳۲ء میں اس پر عملدرآمد شروع ہو جائیگا۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قادیان

شکریہ احباب

میرے موٹر کے حادثہ پر اور بعد میں چوہدری شمشاد علیخان صاحب مرحوم کی وفات پر احباب کی طرف سے کثرت سے ہمدردی کے پیغام اور خطوط پہونچے ہیں۔ میں ابھی تک اس قابل نہیں ہوں کہ تحریر کی طرف زیادہ توجہ کر سکوں۔ میرے زخم گو بہت حد تک درست ہو چکے ہیں لیکن ورم ابھی باقی ہے۔ میں تمام ان بزرگوں اور دوستوں کا جنہوں نے میرے متعلق اظہار ہمدردی کیا ہے۔ اور دعائیں کی ہیں۔ اور چوہدری شمشاد علیخان صاحب کی وفات پر ہمدردی کے خطوط لکھے ہیں۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان کے لئے نیک اجر کی دعا کرتا ہوں۔

خاکسار ظفر اللہ خان

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی تبلیغی رپورٹ

بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۱ء

سیلون

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری جو سیلون میں تبلیغ سلسلہ کے کام میں معروف ہیں۔ انہوں نے ایام زیر رپورٹ میں ۳ مقامات کا دورہ کیا۔ مختلف مقامات پر گیارہ لیکچر دیئے۔ نو معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ چار افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ گویا دسمبر تک ۵۸۔ خاندان داخل سلسلہ احمدیہ ہو چکے ہیں:۔

بنگال

مبلغ صوبہ بنگال مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے ۱۰۔ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ مختلف موضوعات پر ۱۲۔ لیکچر دیئے۔ ۳۶ معززین کے مکانوں پر جا کر بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۳-۱ افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے:۔

صوبہ یو۔پی

سانڈھن۔ ڈاکٹر عبدالحی صاحب اور مولوی افضال احمد صاحب نے تیس معزز اشخاص کو تبلیغ کی۔ شہر آگرہ کے کئی لوگوں میں ٹریکٹس تقسیم کئے۔ ۲۰۰۔ مریضوں کو مفت دوائی دی۔ اور ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری سنائی۔ احمدی جماعت اور غیر احمدیوں میں ۱۳۔ تقریریں کیں:۔

مولوی افضال احمد صاحب صالح نگر میں ہر ہفتہ جا کر جمعہ پڑھاتے ہیں۔ اور وہاں کی جماعت کی تربیت میں کوشاں ہیں۔ انگلش مڈل سکول اور پرائمری سکول میں باقاعدہ تعلیم کا کام جاری ہے۔ اب دور دور کے لڑکے ہمارے سکول میں داخل ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں پر احمدیت کا اچھا اثر ہے۔ آریہ مت سے نفرت بڑھ رہی ہے:۔

شاہ جہان پور۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے تین مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ پانچ لیکچر دیئے۔ ۴۔ انصار اللہ بنائے۔ ۱۲۔ اصحاب سے ملاقاتیں کیں۔ ایک شخص سونگھڑہ میں داخل سلسلہ احمدیہ ہوا:۔

مین پوری۔ مولوی جلال الدین صاحب نے ۹۔ گاؤں میں تبلیغی دورہ کیا۔ ۵۔ ملاقاتیں کیں۔ ۲۔ لیکچر دیئے۔ فرداً فرداً پیغام سلسلہ پہنچاتے رہے:۔

صوبہ سندھ

حیدرآباد سندھ۔ مولوی مرید احمد خاں صاحب نے ۷۔ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۲۔ ملاقاتیں کیں۔ ۲۔ پبلک لیکچر دیئے حیدرآباد سندھ میں فرداً فرداً پیغام سلسلہ پہنچاتے رہے:۔

ٹوپی۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے صوبہ سرحد میں کئی مقامات کا دورہ کیا۔ متعلقہ جماعتوں اور افراد کو کام کے متعلق ہدایات دیں۔ نیز چند سرکردہ معززین سے ملاقات کی۔ ۲۔ اشخاص داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ ایک معزز سرکردہ شخص داخل سلسلہ ہونے کے قریب ہے۔

مردان۔ مولوی چراغ دین صاحب نے ٹانک میں تبلیغی دورہ کیا۔ ۲۔ پبلک لیکچر دیئے۔ ایک مناظرہ کیا۔ ۳۔ انصار اللہ بنائے۔ ۳۰۔ ملاقاتیں کیں:۔

بالاکوٹ۔ مولوی عبدالواحد صاحب نے مانسہرہ۔ بانڈہ بلولہ علاقہ کوکی۔ بگی میں تبلیغی دورہ کیا۔ ۳۰۔ ملاقاتیں کیں۔ ایک مناظرہ کیا۔ ۲۔ افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے:۔

علاقہ کشمیر

مبلغ کشمیر نے ۱۰۔ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ صداقت اسلام پر پبلک جلسوں میں ۶۔ لیکچر دیئے۔ ۱۵۰۔ ملاقاتیں کیں۔ ایک پنڈت داخل اسلام ہوا۔ احمدیہ جماعتوں کی تربیت کی۔ چندہ خاص اور مسجد لنڈن کے چندہ کے لئے احباب جماعت کو تحریک کرتے رہے:۔

حیدرآباد دکن

مبلغ حیدرآباد دکن نے بمبئی۔ ناسک کا دورہ کیا۔ ۳۳۔ سرکردہ اصحاب سے ملاقاتیں کیں۔ ۲۔ پبلک لیکچر اسلام کی تائید میں دیئے:۔

ریاست میواڑ

آنریری مبلغ حاجی عبداللہ عرب صاحب پھلواڑہ میں فرداً فرداً تبلیغ سلسلہ میں مصروف رہے۔ اب وہاں مخالفت شروع ہو رہی ہے۔ مگر بعض سعید الفطرت انسان سلسلہ کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔ ان ایام میں ایک پشاوری پیر شادی پر آئے ہوئے تھے۔ جن کو تبلیغ سلسلہ کی۔ پیر صاحب موصوف سالانہ جلسہ کے موقعہ پر قادیان میں تشریف لائے تھے۔ اور ابھی تک قادیان میں ہی مقیم ہیں:۔

صوبہ پنجاب

علاقہ گورداسپور۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے ضلع گورداسپور میں موضع اٹھوال۔ شاہ پور۔ ڈھینیاں کی احمدیہ جماعتوں کی تربیت کے سلسلہ میں بھیجے گئے۔ علاوہ اس کے بٹالہ پٹھان کوٹ۔ گورداسپور۔ بھنگواں۔ امرت سر۔ کڑیال میں تبلیغی و تنظیمی دورہ کیا۔ ۱۲۔ پبلک لیکچر دیئے۔ ۱۵۔ ملاقاتیں کیں۔ آٹھ انصار اللہ بنائے:۔

حلقہ بیٹ۔ مولوی صالح محمد صاحب نے ۳۵۔ گاؤں میں تبلیغ سلسلہ کی۔ تھوڑے تھوڑے مجمعوں میں ۲۴۔ تقریریں کیں۔ اٹھارہ ملاقاتیں کیں۔ ۴۔ مناظرے کئے۔ ۴۔ افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے:۔

مولوی عبدالعزیز صاحب نے ۵۔ مواضعات میں تبلیغ سلسلہ کی ۵۔ ملاقاتیں کیں۔ درس قرآن مجید بمبئی ہسپتال میں جاری ہے ۳۱ افراد داخل سلسلہ ہوئے:۔

صوفی نبی بخش صاحب بھی فرداً فرداً تبلیغ سلسلہ کر رہے ہیں:۔

علاقہ راولپنڈی۔ مولوی حکیم فضل الرحمٰن صاحب نے گوجرخان۔ اور کہوٹہ کا دورہ کیا۔ ۲۵۔ ملاقاتیں کیں مظلومان کشمیر کی ہمدردی میں چندہ جمع کرتے رہے:۔

مولوی عبدالغفور صاحب نے دیونا ضلع گجرات میں ایک مناظرہ کیا۔ بعد ازاں جہلم مقیم رہ کر مظلومان کشمیر کی ہمدردی کے کام میں مصروف رہے۔

علاقہ ملتان۔ مولوی عبدالاحد صاحب نے ملتان حسن پور۔ بہادر کوٹ۔ بستی دیوا سنگھ۔ لودھراں۔ بہاول پور۔ لالیاں ضلع جھنگ کا دورہ کیا۔ ۶۔ پبلک لیکچر دیئے۔ ایک مناظرہ کیا۔ ۳۰۔ ملاقاتیں کیں۔ بستی دیوا سنگھ کے جلسہ میں مولوی صاحب موصوف کی تقریر کا غیر احمدی پبلک پر عمدہ اثر ہوا۔ اور چار اشخاص اسی وقت داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ علاوہ اس کے مولوی صاحب موصوف مظلومان کشمیر کے لئے چندہ وصول کراتے رہے:۔

علاقہ منٹگمری۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے لائلپور چک نمبر ۵۶۵۔ چک نمبر ۵۵۹۔ بہاول پور۔ لودھراں۔ لالیاں۔ بستی دیوا سنگھ میں تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۷۔ پبلک لیکچر دیئے۔ ۲۷۔ ملاقاتیں کیں ۱۰۔ انصار اللہ بنائے۔ علاوہ اس کے سٹیٹ بہاولپور کے جلسہ میں جہاں باوجود غیر احمدیوں کی سر توڑ مخالفت کے احمدی جماعت نے جلسہ کیا آپ نے شاندار تقریر کی۔ سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا:۔

علاقہ سیالکوٹ۔ مولوی ظہور حسین صاحب ضلع گوجرانوالہ میں تبلیغی اور تنظیمی دورہ کرنے میں مصروف رہے۔ تگڑی۔ لویری والہ۔ تلونڈی راہوالی۔ وزیر آباد کے تبلیغی جلسوں میں شاندار اور پُر از معارف تقریریں کیں۔ حاضرین جلسہ نے اچھا اثر قبول کیا۔ علاوہ اس کے کھیوہ والی۔ گوجرانوالہ۔ حافظ آباد جلال پور بھٹیاں سے کا تبلیغی دورہ کیا۔ "اسلام زندہ مذہب ہے" کے مختلف عنوانوں پر ۷۔ پبلک لیکچر دیئے۔ ۲۔ مناظرے کئے۔ ۵۰۔ ملاقاتیں کیں۔ جہاں جہاں احمدی جماعتوں میں گئے۔ وہاں درس قرآن دیتے رہے:۔

علاقہ انبالہ۔ مولوی محمد حسین صاحب نے سامانہ پٹیالہ۔ انبالہ۔ رجادی ساڈھورہ۔ ہربنس پورہ۔ خانپور۔ براڑہ۔ سرہند کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۶۔ پبلک لیکچر دیئے۔ ۲۔ مناظرے کئے۔ ۳۵۔ ملاقاتیں کیں۔ ایک انصار اللہ بنایا۔ ایک شخص داخل سلسلہ احمدیہ ہوا:۔

علاقہ دہلی۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور بوتالوی نے گنور۔ سونی پت کھرک۔ بنی۔ جھجر۔ بلب گڑھ۔ ڈوہانہ۔ بڈھ لاڈو۔ رہتک۔ دہلی کا دورہ کیا۔ ۴۲۔ ملاقاتیں کیں۔ ایک پبلک لیکچر دیا۔ مظلومان کشمیر کے لئے چندہ وصول کراتے رہے:۔

متفرق۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے لویری والہ ضلع گوجرانوالہ کے جلسہ میں دو شاندار تقریریں کیں۔ دیونا ضلع گجرات کے جلسہ میں شامل ہو کر لیکچر دیا۔ جہاں ایک شخص داخل سلسلہ احمدیہ ہوا۔ زیادہ عرصہ سیالکوٹ کی جماعت کی تربیت میں مصروف ہے:۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۹ — قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۳۲ء — جلد ۱۹

صوبجاتی مجالس وضع آئین میں حق رائے دہندگی

وزیر اعظم اور صدر مجلس تفتیش حق رائے دہندگی کی تشریحات

گول میز کانفرنس کی فرنچائز کمیٹی کے صدر لارڈ لوتھین کے نام وزیر اعظم نے تفتیش حق رائے دہندگی کے متعلق جو مکتوب لکھا۔ اور اس کی راہ نمائی میں صدر موصوف نے اپنی تحقیقات کے متعلق جو امور تنقیح شائع کئے ہیں۔ ان سے یہ اندازہ لگانا تو ممکن نہیں۔ کہ بالآخر کیا نتائج مرتب کئے جائیں گے۔ اور وہ مسلمانوں کے حقوق اور مفاد کے لحاظ سے کس حد تک تسلی بخش ہونگے البتہ اتنا ضرور خیال کیا جاسکتا ہے۔ کہ اصول حق رائے دہی جو ملکی اصلاحات اور فرقہ وارانہ حقوق کے تحفظ کی بنیاد ہے۔ کس رنگ میں مرتب ہونے والا ہے۔

صوبجات کی آزادی

صوبجاتی مجالس وضع آئین کے متعلق حلقہ ہائے انتخاب میں توسیع کا سوال صدر فرنچائز کمیٹی نے وزیر اعظم کی اس ہدایت کے ماتحت کہ "یہ فیصلہ ہوچکا ہے۔ کہ گورنری صوبوں کو ذمہ وار حکومت دے دی جائے گی۔ جس میں انہیں بیرونی مداخلت سے زیادہ سے زیادہ ممکن آزادی حاصل ہوگی۔ اور اپنے اپنے حدود کے اندر اپنی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کا انہیں اختیار ہوگا"۔ بایں الفاظ پیش کیا ہے: کہ

"حق رائے دہی کی توسیع اس حقیقت کے پیش نظر کہ بعض تحقیقات و تحفظات کے ماتحت ملک معظم کی حکومت نے ذمہ وار فیڈرل گورنمنٹ کے اصول کو تسلیم کرلیا ہے۔ گورنروں کے ماتحت صوبجات مرکزی حکومت کے خود مختار اجزا بن جانے والے ہیں۔ اور انہیں معاملات کے فیصلہ اور پالیسی پر عمل درآمد کرنے میں بیرونی مداخلت کے اندیشہ کے بغیر کامل آزادی حاصل ہونے والی ہے۔ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حلقہ ہائے انتخاب کو اس طرح وسیع کردیا جائے۔ کہ جن مجالس وضع آئین کو ذمہ واری تفویض کی جانے والی ہے۔ وہ عام آبادی کی نمائندہ ہوں۔ اور جماعت کا کوئی اہم طبقہ ایسا نہ ہو۔ جو اظہار خیال و احتیاج کے حق سے محروم رہ جائے"۔

اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ صوبوں کو آزادی دینے کا سوال حل شدہ قرار دے دیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں کے لحاظ سے نہایت اہم اور ضروری چیز ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ مسلمانوں کو ہندوستان پر قبضہ و اقتدار حاصل ہو جائے گا۔ بلکہ اس لئے کہ جن صوبوں میں ان کی اکثریت ہے۔ وہاں وہ ہندوؤں کی دستبرد سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرسکیں گے۔ ہندو لشمولیت گاندھی جی صوبوں کو آزادی ملنے کے سخت مخالف ہیں۔ حالانکہ ایسے صوبوں کی تعداد زیادہ ہے۔ جہاں ہندوؤں کی کثرت ہے۔ اور اتنی کثرت ہے۔ کہ ان صوبوں کو آزادی ملنے پر تمام سیاہ و سفید کے مالک ہندو ہی ہونگے۔ مگر باوجود اس کے ہندوؤں کو یہ گوارا نہیں کہ چند صوبوں میں مسلمانوں کو قلیل سی اکثریت حاصل ہو۔ اور ہندوؤں کو ایسے صوبوں میں دست اندازی کا موقعہ نہ مل سکے۔ اس وجہ سے وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ صوبوں کو مرکزی حکومت کے ماتحت رکھا جائے۔ اور چونکہ مرکزی حکومت میں ہندوؤں کی اکثریت ہوگی۔ اس لئے مسلمانوں کی اکثریت رکھنے والے صوبوں میں بھی جو کچھ ہندو چاہیں گے۔ وہی ہوگا اور جس بات کو وہ اپنی مرضی کے خلاف سمجھیں گے۔ اسے روک دیں گے۔

ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں کی یہ خواہش نہایت ہی مذموم ہے اور مسلمانان ہند کے لئے پیغام ہلاکت۔ اس لئے مسلمانوں کے مطالبات میں سے صوبوں کی آزادی بھی ایک نہایت اہم مطالبہ ہے۔ جس پر مسلمان نمائندگان گول میز کانفرنس نے کانفرنس کے مباحثات میں پورا زور دیا۔ اور پھر آل انڈیا مسلم لیگ کے جلسہ منعقدہ دہلی کے صدر جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں صوبجاتی خود مختاری کا فوری نفاذ ضروری بتایا۔ اور اس بات کا انتظار دانائی سے بعید قرار دیا۔ کہ مرکز سے تعلق رکھنے والے مسائل کا پہلے فیصلہ ہو جائے۔

غرض صوبجاتی خود مختاری ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ اور لارڈ لوتھین نے وزیر اعظم کی ہدایت کے ماتحت حق رائے دہی کی توسیع کے لئے جس امر کو بنیادی اصل قرار دیا ہے۔ وہ صوبجات کی خود مختاری ہے۔

پسماندہ اقوام کی نیابت جداگانہ

دوسری بات جو وزیر اعظم کے ہدایت نامہ بنام لارڈ لوتھین میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ وہ پست اقوام کی نمائندگی کا خاص خیال ہے۔ چنانچہ وزیر اعظم نے اس بارے میں لارڈ لوتھین کو لکھا۔ کہ "آپ کی کمیٹی کو یہ بھی فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ انجام کار پست اقوام کے لئے جداگانہ نیابت قائم کی جائے"۔

اس کے مطابق لارڈ موصوف نے فرنچائز کمیٹی کے ممبروں کو بایں الفاظ مخاطب کیا ہے:۔

"یہ حقیقت ظاہر ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں جو بحث و تمحیص ہوئی۔ اس سے عام طور پر یہ خیال قائم کیا گیا۔ کہ جدید آئین میں پسماندہ قوموں کو بہتر نمائندگی حاصل ہونی چاہیئے۔ اور یہ کہ نیابت بذریعہ نامزدگی کا طریقہ اب مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ کیا حق رائے دہی کی اس عام توسیع سے آپ جس کے حامی ہیں پسماندہ اقوام کو عام انتخابات میں حسب پسند نمائندے مل جائیں گے۔ اگر مل جائیں گے۔ تو کس حد تک۔ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے۔ تو آپ کیا طریقے تجویز کرتے ہیں۔ جن سے پسماندہ قوموں کو مجالس وضع آئین میں کافی نمائندگی حاصل ہوسکے۔ آیا نمائندگی کے جماعتی طریق کو پسماندہ قوموں میں بھی رائج کیا جاسکتا ہے۔ اس مسئلہ پر خاص طور سے غور کرنے کی ضرورت ہے"۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ پسماندہ اقوام کو حسب پسند نمائندگی اسی صورت میں حاصل ہوسکتی ہے۔ جبکہ ان کے لئے جداگانہ نیابت قائم کی جائے۔ اسی کا مطالبہ گول میز کانفرنس میں پسماندہ اقوام کے نمائندے ڈاکٹر امبیدکر نے کیا۔ جس کی سکھوں کے سوا تمام دوسری اقلیتوں نے تائید کی۔ لیکن اس کے خلاف گاندھی جی نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ وہ جان دے دینا گوارا کرلیں گے۔ لیکن اچھوت اقوام کو علیحدہ نمائندگی حاصل نہ ہونے دیں گے۔

اس مخالفت کی وجہ بھی صاف ہے۔ اور وہ یہ کہ ہندو نہیں چاہتے۔ کہ اچھوت اقوام کو اپنے ساتھ شامل کرکے ان کے جو حقوق انہوں نے غصب کر رکھے ہیں۔ وہ ان کے ہاتھ سے نکل جائیں۔ اس وقت بھی جبکہ وہ خود کامل آزادی حاصل کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں ان کی یہی کوشش ہے۔ کہ پست اقوام کو اپنی غلامی میں جکڑے رکھیں لیکن حکومت برطانیہ کا فرض ہے۔ کہ مدت مدید سے اچھوت اور پسماندہ

اقوام کے متعلق جو کوتاہی اس سے سرزد ہوتی چلی آرہی ہے۔ اس کا ازالہ کرے۔ اور کروڑوں انسانوں کی آبادی کو اس کے حقوق دینے کا پورا انتظام کرے۔ جو اسی طرح ممکن ہے۔ کہ انہیں علیٰحدہ حق انتخاب دیا جائے ۔

فرقہ وارانہ نیابت

یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ کہ وزیر اعظم نے اس موقعہ پر فرقہ وارانہ نیابت کا ذکر نہایت پیچیدہ اور مبہم الفاظ میں کیا ہے۔ حالانکہ موجودہ حالات میں یہ نہایت ضروری مسئلہ ہے اور جلد سے جلد اس کا تصفیہ ہو جانا چاہیئے تھا۔ اس بارے میں اس موقعہ پر پھر وُہی کہا گیا ہے۔ جس کا ذکر گول میز کانفرنس کے مباحثات کے دَوران میں آتا رہا ہے۔ اور جس کی ناکامی میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہ گیا۔ کہ

"حکومت کی نہایت دلی خواہش ہے۔ کہ تصفیہ خود فرقوں کی باہمی مصالحت سے ہونا چاہیئے"

اس کے بعد یہ ہدایت دی گئی ہے۔ کہ:۔

"حضور ملکِ معظم کی حکومت کی خواہش ہے۔ کہ آپ کی کمیٹی کو یہ فرض کر کے اپنا کام سرانجام دینا چاہیئے۔ کہ جدید دستور میں جداگانہ فرقہ وار نیابت کی خصوصیت جاری رہے گی"

اگر یہ فرض کرنے کی بجائے اسے فیصل شدہ قرار دے دیا جاتا۔ تو یہ ایک نہایت دُور اندیشانہ فعل ہوتا۔ اور گو پورے طور پر تو نہیں۔ لیکن ایک حد تک مسلمانوں کو اطمینان حاصل ہو جاتا۔ اب بھی امید رکھنی چاہیئے۔ کہ ملکِ معظم کی حکومت اس مسئلہ کو فرض کر لینے کے بعد اسے طے شدہ قرار دے دیگی۔ اور اس کے ساتھ ہی مختلف اقوام کی نیابت کی وُہ نسبت قائم کرے گی۔ جس کی رُو سے فرقہ وارانہ نیابت مفید ہو سکتی ہے۔ خاص کر پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں منتقل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ ورنہ کانگرس تو حکومت کے خلاف جو کچھ کر رہی ہے۔ ظاہر ہے ہی مسلمانوں میں بھی بے چینی اور اضطراب کی ایسی رو پیدا ہو جائے گی۔ جو کسی صورت میں بھی حکومت کے لئے خوش گوار نہ ہوگی ۔

جمعیتہ العلماء کی ناشائستہ حرکات

نام نہاد جمعیتہ العلماء دہلی نے جس کا کام مسلمانوں میں فتنہ انگیزی اور تفرقہ پردازی کے سوا کچھ نہیں۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ کو ناکام بنانے کے لئے جو شرمناک حرکات کیں۔ ان پر ہر شریف انسان کو بے حد رنج ہُوا۔ اس لئے نہیں کہ علماء کہلانے والوں نے تہذیب و شرافت کی مٹی پلید کی۔ کیونکہ ان سے سوائے اس کے کوئی اور امید ہو ہی نہیں سکتی۔ بلکہ اس لئے۔ کہ عوام کو اختلاف رائے کی بناء پر جلسوں کے پراگندہ کرنے کے لئے مشتعل کرنا۔ اور ان میں شورش و فساد کا زہر بھرنا مسلمانوں کیلئے نہایت ہی نقصان رساں ہے۔ "جمعیتہ العلماء" والوں کو مُسلم لیگ کے خلاف فتنہ انگیزی کرتے وقت معزز اور دردمند مسلمانوں نے اس طرف توجہ دلائی۔ مگر وُہ جوشِ جہالت میں کچھ ایسے از خود رفتہ تھے۔ کہ قطعاً متوجہ نہ ہُوئے۔ مُسلم لیگ کا جلسہ تو ہو گیا۔ اور پہلے جلسوں سے زیادہ شاندار ہُوا۔ لیکن علماء کہلانے والوں نے جو کانٹے اس کے لئے بوئے تھے۔ وُہ اب خود ان کے آگے آرہے ہیں۔ چنانچہ ۱۵ جنوری کو انہوں نے احراریوں کے جلسہ میں جامع مسجد دہلی میں جب جلسہ کیا۔ تو اس میں سخت گڑبڑ مچ گئی۔ اس کا علاج یہ کیا گیا۔ کہ جمعیتہ العلماء والوں نے مخالف فریق کو جو تعداد میں قلیل تھا۔ مسجد میں ہی جوتوں سے پٹوایا جس سے تمام شہر میں سخت جوش پھیل گیا۔ اور متعدد ذمہ وار انجمنوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے ۔

دہلی کا اخبار "الخلیل" (۲۴ جنوری) اس واقعہ کا حوالہ دیتا ہُوا لکھتا ہے:۔

"کہنے کو یہ جمعیتی گروہ عالم ہے۔ لیکن اس کی شر پرستانہ حرکتوں نے وُہ سفیہانہ مظاہرے پیش کئے ہیں۔ جن پر بازاری انسان بھی عمل پیرا ہونے میں جھجک محسوس کریں گے"

جمعیتہ العلماء کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ وُہ اپنی ناشائستہ حرکات کی وجہ سے مسلمانوں میں کس نظر سے دیکھی جارہی ہے ۔

جگن ناتھ مندر کی فحش تصاویر اور ہندو

ہندوؤں کو اپنی پراچین تہذیب و تمدن پر بڑا ناز ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کی تہذیب و تمدن کے وُہ نشانات جو پتھروں پر کندہ ہونے کی وجہ سے کہیں کہیں باقی رہ گئے۔ اور جنہیں راسخ الاعتقاد ہندوؤں کا جوشِ عقیدت نئی روشنی کے ہندوؤں کی دست برد سے ابھی تک بچائے ہوئے ہے۔ ان سے اصل حقیقت معلوم ہو سکتی ہے ۔

چونکہ اس سال ہندوؤں کے ایک مشہور مقدس مقام پوری میں آل انڈیا کانگرس کے انعقاد کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس لئے بعض ہندو لیڈروں نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ کانگرس کے سلسلہ میں باہر سے جو غیر ہندو لوگ آئیں گے۔ وُہ جب جگن ناتھ کے مندر کی ان تصاویر کا معائنہ کریں گے۔ جو نہایت فحش ہیں۔ تو ان پر ہندو معاشرت اور مذہب کے متعلق اچھا اثر نہ ہوگا۔ یہ کوشش کی۔ کہ ان تصاویر کو کانگرس کے ایام میں پردہ پوش کر دیا جائے۔ ایسے لوگوں کی انتہائی کوشش پر اس مندر کے متولی راجہ صاحب نے یہ تجویز منظور کر لی۔ اور فحش تصاویر کی پردہ پوشی کا اعلان کر دیا۔ لیکن اس کے خلاف عام ہندوؤں نے صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے۔ کہ مندر کی تصاویر کو منظرِ عام پر ہی رہنے دیا جائے ۔

مذہب سے عقیدت اور اخلاص کا تقاضا تو یہی ہے۔ کہ جن چیزوں کو مذہبی طور پر مقدس سمجھا جاتا ہے۔ انہیں نہ صرف منظرِ عام پر رکھا جائے۔ بلکہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بلا بلا کر دکھایا جائے۔ اور ان کی حکمت بتائی جائے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ موجودہ تہذیب و تمدن اس حد تک پہونچ چکا ہے۔ کہ حساس ہندوؤں کے لئے اپنے مذہبی مقامات کی ہیئت بھی شرمناک معلوم ہو رہی ہے۔ اور وہ اگر اسے بدل دینے پر قادر نہیں۔ تو کم از کم اسے پردہ پوش بنا دینے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

کشمیر کے مقابلہ میں حیدرآباد اور بھوپال کا طریق عمل

ہندو اخبارات کا بیان ہے۔ کہ

"آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے نومبر ۱۹۳۱ء میں دہلی میں جو ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ اس کے مطابق چودھری اننت رام بی اے کنور تھری سنگھ بی۔ اے اور پنڈت جیوتی سروپ شرما پر مشتمل جو تحقیقاتی کمیٹی بھوپال اور حیدرآباد ریاست کے ہندوؤں کی شکایات کی تحقیقات کے لئے مقرر کی تھی۔ اس نے اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ بھوپال ریاست میں تحقیقات ختم کر چکنے کے بعد کمیٹی نے مسٹر راگھویندر راؤ شرما آف پونہ کو اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ تاکہ حیدرآباد ریاست میں تحقیقات کا کام سرانجام دیا جائے۔ انہوں نے دسمبر ۱۹۳۱ء کے شروع میں اپنا کام شروع کر دیا۔ اور مذکورہ بالا ریاستوں میں تقریباً دو ماہ گزارنے کے بعد اب لاہور میں واپس آگئے ہیں انہوں نے مواد جمع کر لیا ہے۔ جس میں نواب بھوپال اور نظام حیدرآباد کے فرمان اور کاغذات بھی شامل ہیں۔ علاوہ بریں ہر دو ریاستوں کے مختلف مقامات سے معتبر شہادتیں بھی قلمبند کی ہیں۔ چند روز تک مکمل رپورٹ تیار ہو جائیگی۔ جو منظوری و اشاعت کے لئے ہندو مہاسبھا کے روبرو پیش کی جائیگی۔ اس کے بعد مہاسبھا اس بات کا فیصلہ کرے گی۔ کہ اس سلسلہ میں مزید کیا کارروائی عمل میں لائی جائے" (ملاپ ۲۴ جنوری)

قطع نظر اس سے کہ جو مواد جمع کرنے اور جن معتبر شہادتوں کے قلم بند کرنے کا دعوےٰ کیا گیا ہے۔ وُہ کہاں تک قابل اعتبار ہے لائقِ غور یہ امر ہے۔ کہ آل انڈیا ہندو مہاسبھا ایسی متعصب اور مسلمانوں کی بدخواہ پارٹی جس کی اسلام دشمنی اور فتنہ انگیزی بہت شہرت حاصل کر چکی ہے۔ اس کے وفد کو ریاست بھوپال اور ریاست حیدرآباد کا ہندوؤں کی شکایات کی تحقیقات کرنے کی کھلی اجازت دینا۔ اور دو ماہ تک حسب منشا مواد جمع کرنے کا موقعہ دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ اسلامی ریاستیں کس قدر آئین پسند اور وسیع الاخلاق واقعہ ہوئی ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ریاست کشمیر کو دیکھئے۔ وہاں کے مسلمان جب ریاستی تشدد سے عاجز آکر آہ و پکار سے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی نہایت معزز اصحاب کا ایک وفد مہاراجہ صاحب سے ملاقات کے لئے بھیجنا چاہتی ہے۔ تو اسے ریاست میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جاتی ۔

69

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

مبلّغین جماعت احمدیہ کو ضروری ہدایات

مولوی جلال الدین صاحب شمسؔ کو طلباء مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ نے ۱۴ جنوری کو جو دعوت دی۔ اسمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل تقریر فرمائی ؛ (ایڈیٹر)

میری طبیعت آج اچھی نہیں ہے۔ اس لئے میں زیادہ تو نہیں کہنا چاہتا۔ لیکن چونکہ یہ دعوت جن کی وجہ سے ہوئی ہے۔ وہ ہماری جماعت کے ایک مبلغ ہیں۔ اس لئے اس قدر اختصار کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ

ہر چیز میں

جہاں خوبیاں ہوتی ہیں۔ وہاں بعض عیوب بھی اس میں پائے جاتے ہیں اور جہاں کسی چیز میں عیب ہوتے ہیں۔ وہاں بعض محاسن بھی اس میں ہوا کرتے ہیں۔ بری سے بری اور معیوب سے معیوب چیز لے لو۔ اس کا کوئی نہ کوئی اچھا پہلو ہو گا۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ اور اچھی سے اچھی چیز لے لو۔ اس کا کوئی نہ کوئی خراب پہلو بھی ہو گا۔ ہاں اگر کوئی ہستی ایسی ہے جو

خیر ہی خیر

ہے۔ اور جس کے حسن کے ساتھ کسی قسم کے شر کا تعلق نہیں۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔ ورنہ انسانوں میں سے خواہ انبیاء ہی کیوں نہ ہوں۔ انکی طرف بھی شر منسوب کئے جاتے ہیں۔ اور گو وہ ان کی ذات سے پیدا نہیں ہوتے مگر ان کے تسنے کے ساتھ لوگوں کی شرارتوں اور بد اعمالیوں کیوجہ سے دنیا کے ایک حصہ پر

آفات اور مصائب

کا نزول ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی طرف انہیں منسوب کرتے ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں کئی لوگ کہا کرتے تھے۔ یہ اچھا نبی آیا۔ کہ اپنے ساتھ طاعون اور زلزلے لے آیا۔ اور جدھر دیکھو آفات ہی آفات نظر آتی ہیں تو

خیر محض

صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی صفات قہریہ بھی ہیں۔ مگر وہ بھی مخلوق کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اور ان کا موجب بھی خود مخلوق ہی ہوا کرتی ہے۔ بہرحال وہی ایک ایسی ذات ہے۔ جو

تمام خوبیوں کی جامع

ہے۔ باقی تمام چیزیں ایسی ہیں۔ کہ یا تو ان میں نقائص ہوں گے۔ یا کم سے کم ان کے ساتھ ایسی باتیں وابستہ ہوں گی۔ جو دنیا کے لئے اگر ایک طرف ترقی کا موجب ہوں۔ تو دوسری طرف تنزل کا بھی باعث ہوتی ہیں۔

اسی طرح

دین کی تبلیغ

بھی گو ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔ لیکن تبلیغ کے ساتھ ایک نقص بھی لگا ہوا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہو سکتا ہے۔ مبلغ لفاظی یا محض باتوں ہی باتوں میں الجھ کر رہ جائے اور حقیقت سے کوسوں دور ہو جائے۔

چونکہ اس کا واسطہ ہمیشہ ایسے لوگوں سے پڑتا ہے۔ جن کے سامنے اس کا دل کھلا نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف زبان چلتی ہے۔ اور وہ نہیں جانتے۔ کہ اس کے دل میں نور ہے یا تاریکی۔ بلکہ وہ صرف یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس کی زبان کیسی ہے۔ اور چونکہ وہ اس کی تعریف اور ثنا ء اس نور کی وجہ سے نہیں کرتے جو اس کے دل میں ہوتا ہے۔ بلکہ محض زبان کی وجہ سے کرتے ہیں۔ جس سے انہیں کسی قسم کا حظ حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے آہستہ آہستہ اگر اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے کامل نہیں ہوتا۔ اور اس کے

دل کا نور

ابھی مکمل نہیں ہوتا۔ تو وہ اس ثنا اور تعریف سے متاثر ہو کر اور زبان کی شیرینی سے مسحور ہو کر اس وسوسہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کہ یہی وہ چیز ہے جسکی مجھے ضرورت تھی۔ تب اسی گھڑی سے اس کے دل کا نور سمٹنے لگتا ہے۔ اور وہ سمٹتے سمٹتے اس کے قلب کے ایک گوشہ میں چھپ جاتا ہے۔ اور دل کے اس میدان میں جہاں روحانیت کی جگہ ہونی چاہیئے تھی۔ جہاں آسمانی نور اور برکات کی جگہ ہونی چاہیئے تھی۔

کبر اور عجب

اپنا ڈیرہ جما لیتا ہے۔

پس میں اس وقت یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت اور دوسری جماعتوں میں جو فرق ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ہمیں یہ ہدایت کی گئی ہے۔ اور اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ ہم لوگوں کے الفاظ کی طرف توجہ نہ رکھیں۔ بلکہ ہماری توجہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اسی وجہ سے خدا تعالیٰ پہلے اپنے بندوں کو لوگوں سے گالیاں سنواتا تکلیفیں پہنچاتا۔ اور پھر انہیں بڑا بناتا ہے یہ بتانے کے لئے کہ لوگوں کی باتیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں ورنہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح بدر کے موقعہ پر

ابوجہل کی زبان

کاٹ دی۔ بدر سے پہلے بھی وہ اس کی زبان کاٹ سکتا تھا۔ کسی انسان کی تلوار نے ابوجہل عتبہ اور شیبہ کی زبانیں نہیں کاٹی تھیں۔ بلکہ وہ

خدا کی تلوار

ہی تھی۔ جس نے ان کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا۔ اور یہ تلوار نہ مسلمانوں کی تعداد سے تعلق رکھتی تھی۔ اور نہ ہی انسانی طاقت کی محتاج تھی۔ بلکہ جس طرح بدر کے موقعہ پر چلی۔ اسی طرح مکہ کے ابتدائی ایام میں بھی دشمنوں کے خلاف چل سکتی تھی۔ مگر کیوں پھر تیرہ سال پہلے یہ تلوار نہ چلی۔ اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا تھا۔ کہ

لوگوں کی باتیں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہونے والی تعریف اور ثنا کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ خدا تعالیٰ یہ بتانا چاہتا تھا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا نور ہے۔ اور اللّٰہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْض کا مظہر۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ بڑا عقلمند ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ بڑا پاگل ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ بڑا بے نفس ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ بڑا لالچی ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ بڑا منکسر المزاج ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ بڑا متکبر ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ بڑا مومن بلکہ اول المومنین ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ بڑا کافر ہے اور باوجود اس کے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا مقرب ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ خدا سے دور ہے۔ غرض

ہر ایک کمال

جو اس کے اندر پایا جاتا ہے۔ ان کی نظر سے مخفی ہے۔ اور ہر خوبی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پائی جاتی ہے۔ ان کی نگاہ میں عیب ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ ساری دنیا ملکر اسے معیوب بتاتی ہے۔ اسے جھوٹا اور مفتری قرار دیتی ہے۔ ایک دن نہیں دو دن نہیں۔ تین دن نہیں بلکہ مسلسل اور متواتر اور اصرار کے ساتھ ان باتوں میں بڑھتی جاتی ہے۔ اور اس کا ہر اگلا قدم اسے عناد اور بغض میں ترقی دیتا ہے۔ ایک دن آیا۔ جبکہ وہی جو عیب دیکھنے والے تھے انہیں آپ میں خوبیاں نظر آنے لگیں۔ اور وہی جو آپ کو برا کہنے والے تھے۔ آپ کی تعریف کرنے لگے۔ وہی عقلیں وہی آنکھیں وہی دماغ اور وہی کان تھے۔ مگر ایک وقت آپ کو سخت برا کہتے ہیں۔ اور دوسرے وقت نہایت اچھا۔ پس

انسانی تعریف اور مذمت

کی کیا حقیقت ہوئی۔ انہی لوگوں میں سے جنہوں نے ایک وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت مخالفت کی مگر دوسرے وقت آپ کے صحابہؓ میں شامل ہوئے۔ ایک شخص

عمرو بن العاصؓ

ہیں۔ وہ جب وفات پانے لگے۔ تو لکھا ہے۔ بہت رو رہے تھے۔ ان کے لڑکے نے انہیں روتا دیکھ کر پوچھا آپ کیوں روتے ہیں۔ آپ کو تو اللہ

سے بہت سی دینی خدمات کی توفیق بخشی۔ انہوں نے کہا۔ ایک وقت تھا۔ جب ہم میں

اللہ تعالیٰ کا رسولؐ

موجود تھا۔ ہم نے اس کے ہاتھ پر توبہ کی۔ اور اس کے ساتھ مل کر جہادوں میں شامل ہوئے۔ اگر اس وقت میری جان نکل جاتی۔ تو مجھے کوئی فکر نہ تھا۔ اس کے بعد خدا کا رسول ہم میں سے اٹھا لیا گیا۔ اس کے بعد نہ معلوم ہم سے کیا کیا قصور سرزد ہوئے۔ اور کس قدر اعمال خیر میں کوتاہیاں ہوئیں۔ اس لئے میں ڈرتا ہوں۔ ان خطاؤں کی وجہ سے مجھ سے پرسش نہ ہو۔ پھر کہنے لگے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ

دنیا کے پردہ پر

مجھے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زیادہ معیوب دار شخص اور کوئی نظر نہ آتا تھا۔ جس مکان میں آپ ہوتے اس مکان کی چھت کے نیچے میں ٹھہرنا گوارا نہ کرسکتا۔ اور دنیا کی ہر بدی میں آپکے وجود میں سمجھتا۔ یہاں تک کہ اس نفرت اور حقارت کی وجہ سے میری یہ حالت تھی۔ کہ میں نے آنکھ اٹھا کر کبھی آپ کا چہرہ نہ دیکھا۔ کیونکہ میں پسند نہ کرتا تھا۔ کہ آپ کا چہرہ دیکھوں۔ اس کے بعد ایک وہ زمانہ آیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی۔ اور میں اسلام میں داخل ہوگیا۔ اس وقت میری یہ حالت تھی۔ کہ

دنیا کا کوئی حُسن

نہ تھا۔ جو میں آپ میں نہ سمجھتا۔ یہاں تک کہ اس محبت اور رُعب حسن کی وجہ سے میں نے اس وقت بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔ دیکھو یہ

ایک شخص کا اپنا تجربہ

ہے۔ بعد میں اس کا دماغ نہیں بدلا۔ نہ اس کی آنکھیں اور کان بدلے۔ مگر ایک زمانہ میں محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وہ نعوذ باللہ بدترین خلائق سمجھتا ہے۔ اور دوسرے وقت تمام مخلوق میں سے آپ کو بہترین وجود یقین کرتا ہے۔ تو انسانی تعریف کیا ہوئی۔ اور انسانی ثناء اور انسانی مذمت کی کیا حقیقت رہ گئی۔ یہی چیز تھی۔ جسے خدا تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے ماننے والوں کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا۔ اور لوگوں کو دکھانا چاہتا تھا۔ کہ انسانی آنکھ اور انسانی زبان کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ بسا اوقات

انسانی آنکھ

ایک حسین کو بدشکل قرار دے دیتی ہے۔ اور بسا اوقات ایک انسانی زبان اچھی چیز کو برا کہنے لگ جاتی ہے پھر بسا اوقات انسانی آنکھ ایک چیز کو اعلیٰ قرار دے دیتی۔ اور انسانی زبان کسی چیز کی توصیف کرتی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ چیز بری ہوتی ہے۔ اور وہ تعریف نہیں۔ بلکہ مذمت کے قابل ہوتی ہے۔ لیکن یہ

انسانی کمزوری

ہے۔ کہ بہت سے لوگ انسانی تعریف کو خدا کی تعریف سمجھ لیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کے تمام اعمال راکھ کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی تمام نیکیاں خاک کی طرح جو میں غائب ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح غائب ہوتی ہیں۔ کہ ان کا نشان تک باقی نہیں رہتا۔

یاد رکھو!

حقیقی حمد اور توصیف

وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ کیونکہ دل کا نور ہی ہے۔ جو انسانی قدم بڑھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تعریف ہی ہے۔ جو انسان کو اشرف مقام پر پہنچاتی ہے۔ پس جہاں تبلیغ میں انسان کو نیکیوں کے حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہاں ساتھ ہی ساتھ کبر اور عجب اور نفس کی بڑائی کا خیال بھی لگا رہتا ہے۔ اور یہی وہ وقت ہوتا ہے۔ جب انسان

تلوار کی دھار

پر کھڑا ہوتا ہے۔ اور یہی وقت اس کے لئے پل صراط پر چلنے کا وقت ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے اختیار میں ہوتا ہے۔ کہ چاہے تو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرلے۔ اور چاہے تو اس کی لعنت کا مستحق بن جائے۔

پس یاد رکھو! کہ وہ چیز جو تمہاری زبانوں پر جاری ہوتی ہے اس سے تمہارا امتحان نہیں لیا جائیگا۔ بلکہ وہ چیز جو تمہارے دل میں ہے۔ اس سے تمہارا امتحان ہوگا۔ پھر تمہاری اس سے قدر نہیں بڑھیگی۔ جو تمہارے متعلق لوگ کہتے ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھے گی۔ جو تمہارے متعلق خدا کہے۔ اگر تم اپنی کوششوں سے۔ اگر تم اپنی محنتوں اور سعیوں سے

اللہ تعالیٰ کی رضاء

حاصل کرلیتے ہو تو چاہے ساری دنیا تمہاری مذمت کرتی رہے۔ تمہیں کوئی پرواہ نہیں ہوسکتی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اگر محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی تیرہ سالہ مکی زندگی میں ہی فوت ہو جاتے۔ اور آپ کا کوئی تعریف کرنے والا نہ ہوتا۔ تو آپ نعوذ باللہ برے ٹھہرتے۔ اور اگر ابوجہل زندہ رہتا۔ اور اس کی تعریف کرنے والے باقی رہتے۔ تو وہ معزز ہوتا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر اس وقت بھی فوت ہو جاتے۔ جب ساری دنیا آپ کی مذمت کرنے والی تھی۔ تو بھی آپ سے زیادہ معزز اور کوئی نہ ہوتا۔ اور اگر ابوجہل کی قیامت تک تعریف کرنے والے باقی رہتے تو بھی اس سے زیادہ ذلیل انسان اور کوئی نہ ہوتا۔ پس اگر

تبلیغ کی برکات

سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو۔ تو اپنے قلوب کی اصلاح کرو۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ قلوب کی باتیں پوشیدہ رہتی ہیں۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ دل کے خیالات چھپے رہتے ہیں۔ بلکہ یاد رکھو۔ کہ قلوب کی باتیں بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور کبھی تو اللہ تعالیٰ انہیں اس طرح ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ اسی کے مونہہ سے ایسے الفاظ نکلتے ہیں۔ جو اس کی قلبی کیفیات کا آئینہ ہوتے ہیں۔ اور کبھی اس کے اندر سے باریک شعاعیں نکل کر دوسروں کے قلوب پر پڑتی ہیں۔ اور وہ چیز جسے یہ شخص مخفی سمجھ رہا ہوتا ہے۔ اس پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ

خدا کے بندوں میں

ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کی نظر باوجود انسانی نظر ہونے کے لوگوں کے دلوں تک پہنچ جاتی ہے۔ اور وہ چیز جو دنیا کے لئے پوشیدہ ہوتی ہے۔ ان کے لئے ظاہر ہو جاتی ہے۔ ہاں وہ اللہ تعالیٰ کی

ستاری کی چادر

اوڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے عیب کو چھپا لیتے۔ وہ ایسا اس لئے نہیں کرتے۔ کہ ان کے دل کا خیال ان پر ظاہر نہیں ہوتا۔ بلکہ اس لئے کرتے ہیں۔ کہ خدا نہیں چاہتا۔ کہ اس کی ستاری کی چادر کو اٹھایا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ جو لوگ میری مجلس میں آتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے

دل کی باتیں

مجھ پر ظاہر کر دیتا ہے۔ مگر ساتھ ہی منع کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ان کو ظاہر مت کرو۔ کیونکہ وہ ستار ہے۔ اور نہیں چاہتا۔ کہ کسی کا عیب انسانوں پر ظاہر ہو۔ ہاں وہ اپنے بندوں میں سے بعض کو جنہیں چن لیتا ہے۔ اور جن سے اس نے اصلاح خلق کا کام لینا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ مطلع کر دیتا ہے۔ تا وہ لوگوں کے قلوب کی اصلاح کرسکیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ عالم الغیب ہوتے ہیں۔ بسا اوقات ان پر

دوسروں کا عیب

کھولا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ پاس بیٹھنے والوں کے عیب انہیں معلوم نہیں ہوسکتے۔ اللہ تعالیٰ ایسا اسی لئے کرتا ہے۔ تا ثابت ہو۔ کہ عالم الغیب ہستی صرف خدا ہی ہے۔

پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز کے ساتھ جھکو۔ اور اس کا فضل چاہو۔ اسی کی تعریف اور توصیف پر بھروسہ کرو۔ اور اپنی زبان کے پھل پر خوش نہ ہو۔ اور ڈرو۔ کہ بہت دفعہ اس کا پھل

سخت زہریلا

ہوتا ہے۔ اور بجائے تریاق بننے کے انسان کے لئے زہر بن جاتا ہے۔ اور اپنا کھایا ہوا زہر زیادہ مہلک ہوتا ہے۔

پس اس

عظیم الشان کام

کا بیڑا اٹھاتے ہوئے۔ اس امر کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم بجائے ترقی کرنے کے تنزل میں گر جاؤ ؛

ضروری اعلان

۶ جنوری ۱۹۳۲ء کا فرمودہ خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح جس میں جماعت کی تربیت کے متعلق خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ علیحدہ بھی چھپوا کر بھجوایا گیا ہے۔ سکرٹریان تعلیم و تربیت کو چاہیئے۔ کہ حضور کے اس خطبہ کے ماتحت رمضان المبارک کے اندر ہی۔ باہمی تنازعوں کو دور کرکے دفتر ہذا میں رپورٹ بھجوائیں۔ تا حضرت حضور ان دوستوں کا نام پیش کرکے رمضان شریف میں دعا

تبلیغ احمدیت کے متعلق مفید تجربات

مولوی جلال الدین صاحب کی تقریر

طلباء مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ کے ایڈریس کے جواب میں مولوی صاحب موصوف نے حسب ذیل تقریر فرمائی
سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و برادران۔ طلباء جامعہ اور مدرسہ احمدیہ نے جن جذبات و احساسات کا اپنے ایڈریس اور نظموں میں اظہار کیا ہے میں ان کا

تہ دل سے شکریہ

ادا کرتا ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دوسرے تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ میری اور مولوی اللہ دتا صاحب کی ترقیات روحانی کے لئے جو میری جگہ مشن کا کام چلا رہے ہیں درد دل سے دعا فرمائی جائے۔ میرے بھائیوں نے مجھ سے خواہش کی ہے۔ کہ میں ان کے سامنے اپنے

تبلیغی تجربات

کا اظہار کروں۔ کیونکہ خدا کے فضل سے وہ بھی مبلغ بننے والے ہیں۔ سو میں جو کچھ حاصل کر سکا ہوں اس کے ماتحت کہہ سکتا ہوں۔ کہ تبلیغی لحاظ سے ہر ایک مبلغ کو یہ امر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اسے کسی قسم کی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اس کا تعلق

خلیفۂ وقت

سے نہ ہو۔

خلافت کا وجود جماعت کی ترقی کے لئے نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ اور اس سے وابستگی کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے ایک درخت کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں ان کا تعلق

درخت کی جڑ

سے ہوتا ہے تجربہ ہمیں ظاہر کرتا ہے کہ کوئی شاخ اس وقت تک پھل پھول پیدا نہیں کر سکتی جب تک اس کا تعلق جڑ سے مضبوط نہ ہو۔ ہمیشہ وہی شاخ ترقی کرے گی جو اگرچہ معمولی غذا حاصل کرے مگر جڑ سے وابستہ رہے لیکن اگر ایک شاخ کو درخت سے کاٹ کر سمندر کے پانی میں پھینک دیا جائے تو بھی وہ ترقی نہیں کر سکتی بلکہ گل جائیگی کیونکہ اس کا تعلق جڑ سے منقطع ہو گیا

پس اسی طرح جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ جماعت سے علیحدہ ہو کر یا خلافت سے منقطع ہو کر بھی وہ ترقی کر سکتا ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے اس طرح اس کے لئے ترقی کرنا بالکل ناممکن ہے اور اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ

خلافت کی برکات

ہی ہیں جن کے ماتحت ایک جماعت نہایت آسانی کے ساتھ ترقی کر سکتی ہے۔

ہمیں جو کچھ وہاں کامیابی حاصل ہوئی وہ بھی دراصل اسی وابستگی کا نتیجہ ہے۔ مجھ پر اس تعلق کا اظہار جو خلیفہ کا جماعت سے ہوتا ہے اس واقعہ سے خاص طور پر ہوا۔ جب میں زخمی ہوا اور حکومت دمشق نے مجھے وہاں سے نکل جانے کا حکم دیدیا تو اس وقت مجھے ۸۴ گھنٹہ کا نوٹس ملا تھا اگرچہ بعد میں دس دن کی میعاد بڑھائی گئی۔ جب میں وہاں سے آنے لگا تو تمام دوست جمع ہوئے اور میں انہیں نصائح کرنے لگا۔ اس وقت مجھ پر ایسی

رقت طاری ہوئی

کہ میں زیادہ بول نہ سکا یہاں تک کہ بقیہ لکھی ہوئی نصائح میں نے منیر الحصنی آفندی کو دیں اور انہوں نے پڑھ کر سنائیں۔ اس وقت میں نے انہیں کہا ان مثلی و مثلکم فی مثل ھذا الموقف الرھیب کمثل ام رؤم لھا صبیۃ صغار تجھم من صمیم فؤادھا فاجبرت فجأۃ للانفصال عنھم۔ یعنی میری اور تمہاری مثال اس وقت

ایک نہایت ہی مشفق ماں

کی سی ہے جس کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے مگر اسے جبراً علیحدہ کر دیا گیا۔ میری اس جدائی کا ان پر بھی اثر تھا اور میں نے دیکھا کہ ان پر رقت طاری ہو گئی۔ اس وقت مجھ پر ظاہر ہوا کہ جب میں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ ان لوگوں سے جو میرے ذریعہ سلسلہ میں داخل ہوئے اس قدر محبت رکھتا ہوں۔ تو خلیفہ کو اپنی جماعت سے کس قدر محبت ہو گی۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے خدام سے جس قدر محبت رکھتے ہیں اس کی مثال بھی میں نے دیکھ لی۔ جب میرے زخمی ہونے کا یہاں تار آیا تو نہایت شفقت اور محبت سے میرے لئے دعائیں کی گئیں۔

پس ہر ایک مبلغ کو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اسے کسی قسم کی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اسے خلافت سے وابستگی حاصل نہ ہو۔ پھر

عربی شہروں میں تبلیغ

کرنے کے لئے مشائخ کے حالات کا جاننا نہایت ضروری ہے جب تک وہاں کے مولویوں کے حالات معلوم نہ ہوں مبلغ کو کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ نتیجہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتابوں سے نکالا۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے۔ الھدی والتبصرۃ لمن یری مواھب الرحمن حمامۃ البشری نجم الھدی اور آئینہ کمالات اسلام وغیرہ کتابوں میں جو آپ نے

بلاد عربیہ کے لئے

تصنیف فرمائی ہیں اکثر جگہ مشائخ کا حال اور انکی برائیوں کا ذکر فرمایا ہے میں نے سمجھ لیا۔ کہ تبلیغی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ خصوصیت سے بلاد عربیہ میں مشائخ کے حالات کا علم حاصل کیا جائے میں جب حیفا میں آیا تو وہاں بھی مشائخ کے حالات معلوم کرتا رہتا۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا کہ جب لوگ اعتراض کرتے کہ ہمارے مشائخ موجود ہیں پھر کسی اور مصلح کی ہمیں کیا ضرورت ہے۔ تو اس وقت میں انہیں بتاتا۔ کہ تمہارے مشائخ کا دینی لحاظ سے کیا حال ہے اس لئے انہیں ماننا پڑتا کہ واقعی ہمارے

مشائخ میں نقائص

ہیں وہاں تین بڑے مشائخ ہیں۔ شیخ یونس شیخ عزالدین اور شیخ صالح جو ازہر کا تعلیم یافتہ ہے۔ ان تمام کے بعض خاص واقعات لوگوں میں مشہور تھے۔ پس لوگ انکار بھی نہیں کر سکتے تھے۔ ایک شامی نے جس کا نام ابو صلاح تھا بیان کیا کہ شیخ صالح کی اس نے دعوت کی جب وہ دعوت کھا چکا تو میں چونکہ سگرٹ پیا کرتا تھا اس نے مجھے کہا کہ قسم کھاؤ کہ آئندہ سگرٹ نہیں پیونگا۔ میں نے قسم کھائی۔ مگر چونکہ پرانی عادت تھی۔ اس لئے تکلیف ہوئی۔ چند دن کے بعد میں نے شیخ عزالدین کی جو مسجد استقلال کا امام اور خطیب ہے دعوت کی اور اس سے ذکر کیا کہ میں قسم کھا چکا ہوں کہ آئندہ سگرٹ نہیں پیونگا اور اس وجہ سے مجھے تکلیف ہوتی ہے وہ سُنکر کہنے لگا۔ کہ یہ بات ہی کونسی ہے سات سو مرتبہ استغفار پڑھ لو

قسم کا کفارہ

ہو جائیگا میں نے کہا دیکھو یہ مشائخ ہمیں کہتے ہیں۔ کہ تم نئی شریعت بناتے ہو حالانکہ خود نئی شریعت بنتے ہیں۔ قسم کا کفارہ قرآن مجید نے تو یہ بیان کیا ہے کہ فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام ذالک کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم (مائدہ)

دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ یا کپڑا پہنایا جائے۔ یا ایک غلام کو آزاد کیا جائے۔ اور اگر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ تو تین دن متواتر روزے رکھے جائیں مگر یہ کہتے ہیں۔ کہ سات سو مرتبہ استغفار کافی ہے۔ غرض بلاد عربیہ میں مبلغ کے لئے مشائخ کے حالات کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ مجھے جہاں کہیں ایسے واقعات کا علم ہوتا۔ میں انہیں یاد رکھتا۔ اور بوقت ضرورت انہیں بیان کر دیتا۔ پھر مبلغ کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ ہر امر میں

خلیفہ وقت سے مشورہ

لے۔ مجھے دمشق سے نکلتے وقت ۲۴ گھنٹے کی مہلت ملی تھی۔ اس وقت میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بذریعہ تار دریافت کیا کہ میں اب کہاں جاؤں عراق یا فلسطین کو۔ آپ نے فرمایا حیفا چلے جاؤ۔ اس وقت میرا اپنا رجحان عراق کی طرف جانے کا تھا۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ تھا۔ کہ فلسطین میں میرے ذریعہ احمدیہ جماعتیں قائم ہوں۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجھے وہاں جانے کا ارشاد فرمایا۔ غرض اہم معاملات میں حضرت اقدس سے مشورہ لینا ضروری ہے۔ پھر مبلغ کیلئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ

اخلاص اور نیک نیتی

کے ساتھ اپنا کام کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ خود بخود لوگوں کو ہدایت کی طرف کھینچ لاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود لوگوں کے دلوں میں احمدیت کی صداقت ڈالی۔ اور بعضوں نے صداقت کے نشانات بھی دیکھے۔ حامد صالح ایک سولہ سترہ برس کا احمدی نوجوان ہے۔ اس کے پاس ایک روز ایک شخص محمود مصطفیٰ جو اس وقت ہمارا بڑا مخالف تھا۔ آیا۔ اور اس نے اسے بہت کچھ برا بھلا کہا۔ اور کہا تم عیسائی ہو گئے ہو۔ اور اسلام سے دور جا پڑے ہو علاوہ اس کے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانی کی گالیاں سنکر وہ احمدی بچہ رونے لگا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کا عجیب نشان ظاہر ہوا۔ محمود مصطفیٰ وہاں سے ابھی چند قدم ہی دور گیا ہو گا۔ کہ اسے سانپ نے ڈس لیا۔ لوگ اسے ہسپتال اٹھا کر لے گئے۔ اور وہ سات دن تک سخت تکلیف میں مبتلا رہا۔ جب اچھا ہو گیا۔ تو اس واقعہ کا اس کے دل پر ایسا اثر ہوا۔ کہ وہ احمدی ہو گیا۔

اسی طرح حیفا کا ایک شخص ابو راضی ہمارا

شدید مخالف

ہے۔ ہماری جماعت کے ایک دوست شیخ علی محمد جو کبابیر کے رہنے والے ہیں حیفا میں ابو راضی کے پاس گئے۔ تو اس نے انہیں بہت گندی گالیاں دیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے نہایت عاجزی اور تضرع سے دعا کی۔ کہ اے خدا اگر تیرا مسیح موعود سچا ہے۔ تو مجھے اس شخص کے بارے میں کوئی نشان دکھا۔ اللہ تعالیٰ کی شان اسی رات اس مخالف کا بچہ چھت سے گرا اور اسکی ہنسلی ٹوٹ گئی۔ اور اسی رات اس کے دو گدھے تھے وہ چرائے گئے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے نشانات کے ذریعہ بھی لوگوں کے ایمان کو مضبوط کیا۔ اسی طرح قدس میں وہاں کی مجلس اسلامی اعلیٰ نے اپنا ایک مبلغ بھیجا۔ اور اس نے ہمارے خلاف لوگوں کو بہت بھڑکایا۔ اور کہا یہ تو پروٹسٹنٹ ہیں۔ اس کا وبال ان لوگوں پر یہ پڑا۔ کہ جب یہودیوں اور مسلمانوں میں فساد ہوا۔ تو مسلمانوں کو عیسائیوں کی امداد کی ضرورت ہوئی۔ اور عیسائیوں اور مسلمانوں میں اتحاد ہو گیا۔ اس وقت شہر میں بڑے بڑے جھنڈوں پر مسلمان صلیب اور ہلال کا نشان لگاتے۔ اور جھنڈوں پر

فضیلت اسلام

اونٹ سے کام لینے میں فوائد

افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت

بعض باتیں بظاہر نہایت ہی معمولی سمجھی جاتی ہیں۔ مگر اپنے نتائج کے لحاظ سے اس قدر اہم ہوتی ہیں۔ کہ ایک نہ ایک وقت انسان ان کی اہمیت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ایک ہی چیز جو ایک وقت اپنے کسی ایک پہلو کے لحاظ سے بالکل معمولی خیال کی جاتی ہے۔ دوسرے وقت کسی اور پہلو کے لحاظ سے نہایت مقبولیت حاصل کر لیتی ہے۔ ایک وقت تھا جب لوگ زہروں کے فوائد سے ناآشنا تھے۔ اس وقت ہر قسم کی زہر کو سخت نقصان رساں خیال کیا جاتا تھا۔ مگر پھر وہ زمانہ آیا جبکہ بہت سی امراض کا علاج انہیں زہروں سے ثابت ہوا۔ اور اس طرح زہریں نہایت قیمتی ہو گئیں۔ پس بسا اوقات معمولی دکھائی دینے والی چیزیں اپنے اندر بہت فوائد رکھتی ہیں۔

قرآن مجید نے شروع سے لیکر آخر تک یہی طریق اختیار کیا ہے۔ کہ انسان کو کائنات عالم پر غور کرنے کی تاکید کرتا اور کہتا ہے۔ کہ کوئی چیز بے فائدہ نہیں بنائی گئی۔ اور یہ اسبات کا ثبوت ہے۔ کہ ایک قدرت اور حکمت رکھنے والی ہستی ہے جس نے یہ سب کچھ بنایا۔ چنانچہ اسلام نے اونٹ کی تخلیق اور اس کے فوائد کیطرف بھی متوجہ کرنے کے لئے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت۔ لوگ کیوں غور نہیں کرتے۔ اور کس لئے نہیں سوچتے۔ کہ اونٹ کی پیدائش کسقدر عجیب و غریب فوائد کی کنجی ہے۔ اگر لوگ غور کریں۔ تو وہ بہت کچھ فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرما کر دراصل توجہ دلائی ہے۔ کہ اونٹ سے فائدہ حاصل کرو۔ اور اسے جس قدر مفید بنایا گیا ہے۔ اس کا استعمال بھی سیکھو۔

حدیثوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ الابل عز لاھلھا والغنم برکۃ کہ اونٹ انسان کے اہل و عیال کے لئے عزت کا موجب اور بکریاں اس کے لئے برکت کا باعث ہوتی ہیں۔ پس اسلام نے اونٹ کے وجود کی اہمیت تسلیم کی ہے۔ اور بتلایا ہے۔ کہ اونٹ سے کام لینا چاہیئے۔ اس جانور کے جس قدر فوائد ہیں۔ ان کے ثبوت میں وہ واقعہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ جو احادیث میں بیان کیا گیا۔ کہ ایک دفعہ عکل و عرینہ کے چند لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ اور بیمار ہو گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا۔ کہ ان کا اونٹوں کے دودھ اور پیشاب سے علاج کیا جائے۔ چنانچہ علاج کیا گیا۔ اور وہ بالکل اچھے ہو گئے۔

غرض یہ نہایت مفید جانور ہے۔ حتیٰ کہ حکومت پنجاب کے محکمہ اطلاعات نے حال ہی میں اس کے فوائد کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کے لئے ایک خاص اعلان کیا ہے۔ جسمیں لکھا ہے:-

"اونٹ کو عام طور پر لدو جانور ہی خیال کیا جاتا ہے۔ تھل کے ریگستانی علاقہ اور ملتان سرکل کے باقی اکثر حصہ میں بھی جہاں پکی سڑکیں نایاب ہیں۔ باربرداری کا سب کام اب بھی اونٹ سے ہی لیا جاتا ہے۔ گذشتہ چند سال سے اضلاع فیروزپور جالندھر اور ہوشیارپور میں بعض جگہ اسے ہل اور رہٹ میں بھی جوت لیتے ہیں۔ لیکن یہ رواج باقی پنجاب میں نہیں پھیلا۔ صوبہ کے مغربی علاقہ میں اس وقت تک اونٹ کو ہل میں جوتنے کا رواج نہیں۔ لیکن اونٹ سے یہ کام لینے میں بہت سے فائدے ہیں۔ جو ذیل میں دئے جاتے ہیں:-

(۱) گڈے کے علاوہ کھیتی باڑی کے کام میں ایک اونٹ دو بیلوں کا کام دے سکتا ہے۔

(۲) اس کی خوراک عام طور پر معمولی ہوتی ہے۔ مثلاً چنوں کا بھوسہ ایسی خوراک اور مویشیوں کے کام نہیں آسکتی۔

(۳) چارہ کی قلت ہو۔ تو اونٹ درختوں اور جھاڑیوں کے پتوں پر گزران کر سکتا ہے۔

(۴) بہت سخت جان ہونے کی وجہ سے اس کی بہت غور و پرداخت کی ضرورت نہیں۔

(۵) تیز رفتار ہونیکی وجہ سے بیلوں کی نسبت زیادہ کام دیتا ہے۔

(۶) فرصت کے وقت اس سے سواری کا کام لیا جا سکتا ہے۔ اور ایک ہی وقت میں دو سے چھ آدمیوں تک اس پر سوار ہو سکتے ہیں۔

(۷) اونٹ بطور لدو جانور بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

جس جانور میں اتنی خوبیاں ہوں۔ اس کو کھیتی باڑی کے کام میں استعمال کرنے کے لئے بڑے زور سے سفارش کی جا سکتی ہے۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اونٹ کو ہندوستان کے لئے بھی نہایت مفید اور نفع رساں جانور سمجھا جا رہا ہے۔ اور اس کے فوائد کی خاص طور پر تشہیر کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ اس سے اس حکمت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ جو اسلام نے افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت کے الفاظ میں مدنظر رکھی ہے۔ یعنی لوگ دیکھیں اونٹ کی تخلیق میں کس قدر فوائد پنہاں ہیں۔ اس میں شبہ نہیں موجودہ زمانہ میں سواری اور باربرداری کے لئے نہایت عمدہ عمدہ چیزیں نکل آئی ہیں۔ مگر پھر بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اونٹ کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ربنا ما خلقت ھذا باطلا کہکر یہی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ کہ کسی چیز کے متعلق بھی یہ کہنا۔ کہ وہ رائیگاں طور پر پیدا کی گئی ہے بالکل غلط ہے۔ بیشک ایک وقت ہم پر ایسا آسکتا ہے جب ہم کسی چیز کے فوائد سے ناآشنا ہوں۔ مگر اسمیں شک نہیں۔ کہ جب تک کوئی چیز دنیا میں پائی جاتی ہے۔ اس کے فائدہ مند ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ خود کسی چیز کا دنیا میں موجود ہونا ہی اس کے نفع رساں ہونیکا ثبوت ہے۔

شفاعت کا غلط مفہوم دل سے نکال دو

مسلمان کی تو ہر وقت یہی شان ہونی چاہئیے۔ کہ منعم حقیقی اور محسن آقا کے زمین و آسمان میں اسکی ہزار ہا نعماء کے اندر رات دن بابان زندگی بسر کرتا ہے۔ اس کے صفات سے اس کے دائمی سنن سے اور اسکی رضاء سے ہر وقت آگاہی حاصل کرتا ہے۔ تاکہ اس کے کہنے میں اور کے اپنے آرام میں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی ہوتی رہے۔ ان بابک لبالمرصاد جبکہ اسکا پالنے والا اس کے اعمال کو خواہ وہ کسی قسم کے بھی کیوں نہ ہوں ہر وقت دیکھتا اور محفوظ کرتا ہے۔ تو کتنی غفلت ادا ہوگی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ان طریقوں سے آنکھ بند کرکے زندگی بسر کی جائے۔ جو اس نے وقتاً فوقتاً اپنے بندوں کے ساتھ برتے ہیں۔ یا جن کا ذکر مفصلاً اپنی کتاب حکیم میں کردیا ہے۔ یا اس کے صفات حسنہ سے عیاں طور پر مترشح اور اتفاقات کے رنگ میں ہر زمانے میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

قوموں کے تنزل کی وجہ

جس قوم نے بھی سلطنت روحانی یا سلطنت جسمانی میں بتدریج ترقی حاصل کیا۔ اس کے لئے بڑی وجہ یہی ہوئی۔ جس کا ذکر اس نے مجملاً کیا ہے جن قوموں نے خداتعالیٰ کے منشا کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ اور جتنا کیا وہ تساہل سے کیا۔ وہ ہلاکت کے گڑھے میں گر گئیں۔ کسی قوم میں اگر انبیاء و رسل آئے۔ مگر اس میں حقیقی بیداری پیدا نہ ہوئی۔ تو بھی نتیجہ خوش کن نہ نکلا۔ لیکن جن قوموں نے انبیاء کے آنے پر خداتعالیٰ کے ایام میں اور اس کے سنن میں خوب غور و فکر کیا۔ مگر بعد میں سستی اور غفلت کا شکار ہوگئیں۔ وہ بھی تباہ ہوگئیں؛

مسلمانوں کی غفلت

امت محمدیہ بھی اس مرض میں مبتلا ہے۔ اور بہتوں کو خداتعالیٰ کی صفات غفور و رحیم کے مفہوم نے غفلت شعاری کی طرف مائل کردیا۔ اکثروں کو بدوں رابطہ ہمکنار بحیثیت کریم کے عقیدہ نے مغرور کرنا کردیا۔ اور کچھ شفاعت کے سمجھنے کی وجہ سے نکبت و ادبار کا شکار ہوگئے۔ اور لیس بامانیکم ولا امانی اھل الکتاب من یعمل سوء یجز بہ ولا یجد لہ من دون اللہ ولیا ولا نصیرا ۰ جیسے سنہری اصول ان کی نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ کیا حقیقت پر مبنی اور انسان کو غفلت سے بیدار کرنے والا کلیہ ہے۔ فرمایا۔ دیکھو محض امیدوں پر ہی نہ رہو۔ نہ تم ہی اور نہ اہل کتاب ہی ہماری یہی دائمی سنت ہے۔ کہ ہم برائی کی جزا ضرور دیں گے۔ اور انہیں بچانے والا کوئی ولی یا نصیر ملنا ناممکن اور محال ہو جائیگا؛

بدی کا اثر

من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔ یہ دوسرا اعلان ہے۔ جو ڈنکے کی چوٹ سر بازار کے کانوں میں خبردار کرنے کے لئے کیا گیا۔ دراصل بدی کا ارتکاب ایک گہرا اثر انسانی نفس پر چھوڑے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔ بدبخت انسان اس پر اصرار کرنے سے شقاوت اور محرومی کے اسباب جمع کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رہنے دیتا۔ مگر سعید انسان جو بدی کے بعد نیکی سے اس کا دھبہ دور کرتا ہے۔ وہ بھی گویا بدی کے دھبہ کو صابون سے دھونے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن بلا سبب ایسے جھگڑے میں پھنس جاتا ہے۔ جس کی مثال یہی موزوں نظر آتی ہے۔ کہ یار سے ملنے جائیں۔ تو راستے میں کتوں اور درندوں سے پالا پڑ جائے نہ وہ پیچھا چھوڑیں۔ اور نہ یار کے گھر تک پہنچنے کی کوئی سبیل نظر آئے۔ بدی نے قلب کو داغدار بنا دیا۔ اور دعا کو ضعف پہنچایا۔ اس کے بعد اگر خوش قسمتی سے ان الحسنات یذھبن السیئات پر بروئے عمل ہوا۔ تو خیر گذری مگر منزل تو کھوٹی ہو گئی۔ کہاں مسارعت فی الخیرات کا نتیجہ اور مسابقت الی اللہ کے کھلے کھلے نتائج۔ اور کہاں ڈگمگاتے ہوئے اور لڑکھڑاتے ہوئے سلوک کی منزلیں طے کرنا۔ واللہ شان ما بینھما۔ افسوس ہے ان لوگوں پر۔ جو باوجود اس کے بدیوں پر جرأت کرتے ہیں۔ اور شفاعت کی آڑ میں اور جھوٹی امیدوں پر اپنے قیمتی سرمایہ عمر کو جو محض خداتعالیٰ کے ساتھ اعتصام اور وفا اور محبت اور صدق و صفا کی غرض سے دیا گیا تھا۔ بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کے ماتحت دائمی راحت کا ذخیرہ جمع کرنے کی غرض میں صرف ہوتا ہوتا۔ امیدوں پر ضائع کر دیتے ہیں۔ ساتھ ہی خداتعالیٰ کے مروجہ قدیمی سنن سے آنکھ بند کر لی جاتی ہے۔

شفاعت کے متعلق غلط خیال

کیا نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کی سفارش نہیں کی تھی۔ کیا ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یا ابراھیم اعرض عن ھذا نہیں کہا گیا تھا۔ کیا فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین صحیح نہیں ہے۔ کیا وعد اللہ المنافقین والمنافقات والکفار نار جھنم خالدین فیھا ھی حسبھم ولعنھم اللہ ولھم عذاب مقیم ۰ درست نہیں کیا جن کو اصحاب صحابی کی سفارش بھی کچھ لوگ ہٹا دیئے جائیں گے افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون خداتعالیٰ کا صحیح فیصلہ نہیں ہے۔

شفاعت کن کی ہوگی

طیب طاہر اور قدوس ذوالجلال والاکرام ہستی کے سامنے آزشر یا نجاست سے بھرے ہوئے انسان کی سفارش کرنا کوئی معمولی کام ہے۔ الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم ویؤمنون بہ ویستغفرون للذین آمنوا ربنا وسعت کل شیء رحمۃ وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم ۰ ربنا وادخلھم جنات عدن التی وعدتھم ومن صلح من آبائھم وازواجھم وذریاتھم انک انت العزیز الحکیم ۰ حملۃ العرش اور عرش کے گرد کے ملائک جس سفارش کو بجا رہے ہیں۔ وہ یہی ہے۔ کہ الٰہی مومنین کو بخشدے کیونکہ تیرا علم اور تیری رحمت ہر ایک شے پر وسعت لے رہی ہے۔ پس تو ان کو جو تیری طرف جھکے۔ تیری راہ پر چلے۔ بخشدے۔ اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچا اے ہمارے رب ان کو بھی ہمیشہ رہنے والے جنات میں داخل کر جن کا تونے ان کو وعدہ دے رکھا ہے۔ اور ان کو بھی جنت میں جگہ دے۔ جو ان کے باپ دادوں اور ان کے ازواج اور ان کی ذریات سے اس کی صلاحیت رکھتے ہیں تو تو ہر ایک امر پر غالب ہے۔ اور ہر ایک کام کو حکمت سے کرتا ہے۔ اسی طرح لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا کا مفہوم بھی جس امر پر دلالت کر رہا ہے۔ وہ بھی عقلمند دل سے مخفی نہیں ہے۔ روز قیامت کے دن ہر ایک نبی کا اپنی اپنی خطاؤں کو یاد کرکے نفسی نفسی پکارنا اور ایک دوسرے کی طرف اس خطرناک تکلیف دہ مقام سے بچنے کے لئے سفارش کرنے کی سعی کرنا یہ بھی کوئی ایسا دقیق مسئلہ نہیں ہے۔ کہ جو بآسانی سمجھ میں نہ آسکتا ہو۔ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے انتہا مجاہد کے بعد مجاز شفاعت ہونا بھی باوجودیکہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اور خدا کی محامد میں سب پر سبقت لے گئے ہیں۔ اور لواء الحمد بھی آپ ہی کے دست مبارک میں ہوگا۔ تاہم آپ بھی یحدّ لی حدّاً کے ماتحت خداتعالیٰ کے منشاء سے الگ نہ ہو سکیں گے۔ کیا اسی حدیث میں انبیاء کو اپنی چھوٹی چھوٹی لغزشوں سے بھی ڈر لگتا ہوا معلوم نہیں ہوتا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی ایک حد مقرر کی شرط نہیں لگا دی جائیگی پس کون کہہ سکتا ہے کہ وہ بدیوں میں دلیر ہو کر بھی اس حد کے اندر ضرور آجائیگا۔ جو دوزخ سے ضرور نجات دے جائیگی؛

ڈرنے کا مقام

پس سخت ڈرنے کا مقام ہے مجرم ہو کر یا اعمال نامہ سیاہ کرنے کی کوشش میں سرگرم رہ کر من یعمل سوءً یجز بہ سے بے خبر رہنا اور غفلت شعاری سے خداتعالیٰ کے صفات کے منشاء یا اس کے دائمی سنن سے آنکھ بند رکھنا یقیناً یقیناً تباہ کن ہے۔ ایک شخص خداتعالیٰ کے برگزیدوں اور مومنین کی سفارش سے بالفرض جہنم سے بچ جائے۔ تاہم جنتوں میں سے اسی کوئی اعلیٰ مقام نہیں مل سکتا۔ قاعد اور مجاہد ہرگز ہرگز درجات میں مساوات کا رنگ نہیں رکھ سکیں گے۔ یہی خداتعالیٰ کا حکم ہے اور یہی اس کا صحیح منشاء ہے جو اس نے اپنے کلام میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ للہ اپنی اپنی فکر کرو۔ اور لیس بامانیکم من یعمل سوءً یجز بہ کا ورد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تمہاری زبانوں پر جاری رہے۔ یہی زوال سے بچنے کا طریق ہے اور اسی سے خداتعالیٰ کے انعامات سے محروم ہونے کا اندیشہ نہ کبھی ہوا ہے۔ اور نہ کبھی آئندہ ہوگا۔ وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون فلاح خیر کرنے میں ہی ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھو۔ کلوا من طیبات ما رزقناکم ولا تطغوا فیہ فیحل علیکم غضبی ومن یحلل علیہ غضبی فقد ھوی۔ وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اھتدی۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے ہمارے طیبات سے سیر ہو کر کھاؤ۔ مگر اس سے طغیانی کی طرف نہ جاؤ۔ ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا۔ اور جس پر میرا غضب نازل ہوتا ہے۔ وہ ہر قسم کی ہلاکت کا منہ دیکھتا ہے۔ ہاں میں بہت وسیع بخشش سے بھی کام لیتا ہوں۔ توبہ کرنے والے ایمان لانے والے اچھے اعمال کرنے والے اور اس پر جو ہدایت کا متلاشی رہتا ہے؛

(شیخ) عبدالرحیم قادیان

چوہدری شمشاد علی خاں صاحب مرحوم کی وفات پر
انجمن احمدیہ سیالکوٹ کا اظہار افسوس

۲۲ جنوری بعد نماز جمعہ زیر صدارت مرزا احمد بیگ صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے

۱۔ انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ کا یہ اجلاس چوہدری شمشاد علی خاں صاحب آئی۔سی۔ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پرینیا کی ناگہانی وفات پر آپ کے پسماندگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے سایہ عاطفت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر و جمیل کی توفیق بخشے۔

۲۔ قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی کاپی مندرجہ ذیل حضرات و اخبارات کے نام ارسال کی جائے۔

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ قادیان
۲۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ایم۔ایل سی بیرسٹر ایٹ لاء لاہور
۳۔ ماسٹر مبارک علی صاحب ویٹرنری انسپکٹر کوئٹہ بلوچستان
۴۔ پنشنر رسالدار حبیب خاں صاحب کھلانور ضلع رہتک
۵۔ اخبار الفضل قادیان

خاکسار گلاب خاں جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

عراق ریلوے کا ضروری اعلان

عراق گورنمنٹ ریلویز کے ایجنٹ مقیم بمبئی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ٹریفک مینیجر عراق ریلویز بغداد کی ہدایات کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۲ء سے تیسرے درجے کے زائرین کی کوپن ٹکٹ کی کتابوں کی قیمت میں مشرح ذیل کے مطابق کمی کر دی گئی ہے۔ اور اس سے وہی مسافر فائدہ اٹھا سکیں گے۔ جو ۱۷ جنوری ۱۹۳۲ء یا اس کے بعد بصرہ سے سفر شروع کریں گے۔ یا بانظر دیگر

تھرڈ کلاس کوپن بک "A" ۳۲ کی بجائے ۸/۲۰ روپیہ
" " " بچہ کے لئے ۱۶ کی بجائے ۴/۱۰ روپیہ
" " " "B" ۳۰ کی بجائے ۸/۲۷ روپیہ
" " " بچہ کے لئے ۱۵ کی بجائے ۱۲/۱۳ روپیہ

اکسیری ادویہ

سرحدی لوگ باوجود خلاف قواعد صحت تنگ و تاریک اور دھوئیں سے پر کوٹھڑیوں میں رہنے کے کیوں تندرست توانا ہوتے ہیں۔ اور ہر شے ہضم کر سکتے ہیں۔ اس کا راز ان قدرتی بوٹیوں میں ہے۔ جو اسی ملک کے پہاڑوں میں پائی جاتی ہیں۔ حکیم حاذق مفتی محمد منظور صاحب نے نہایت جانفشانی اور زر کثیر صرف کر کے ان بوٹیوں کو تلاش اور چار بےنظیر دوائیں تیار کی ہیں۔ جو فائدہ عام کے لئے اب مشتہر کی جاتی ہیں۔

(۱) حب منظور طاقت کی بےنظیر دوا ہر قسم کی سستی اور کمزوری کو دور کرتی ہے۔ اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی صمہ

سل و دق کی دوا اگر تیسرے درجہ کے آخیر تک نہ پہنچ چکی ہو۔ تو انشاء اللہ یقینی صحت ہو۔ قیمت عہ

سرمہ منظور آنکھ کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے استعمال سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ ۸؍

سلاجیت اصلی ہزار دی۔ بالکل خالص۔ قیمت دو تولہ ۴؍ ار

ہو چہار ادویہ کے متعلق حکیم صاحب سے براہ راست بھی خط و کتابت ہو سکتی۔ اور دوائی وہاں سے بھی منگوائی جا سکتی ہے۔ پتہ یہ ہے۔ حکیم مفتی محمد منظور صادق قریشی بمقام بھگہ۔ ڈاکخانہ ڈھوڈیال ضلع ہزارہ

نکروں کا امریکن علاج مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ کے ایک مشہور معالج چشم ڈاکٹر نے گکروں کے علاج کے واسطے ایک نسخہ دیا تھا۔ جس سے بہت لوگ فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اسے اب فائدہ عام کے واسطے فروخت کیا جاتا ہے۔ گکروں کے واسطے بہت فائدہ مند ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

آدیسی روپ بالخصوص عورتوں کی ہر قسم کی اندرونی تکالیف کے واسطے بےنظیر نسخہ ملک ہالینڈ ڈاکٹروں کا ایجاد کردہ ہے۔ قیمت ۶۰ گولی عہ

اکسیر البدن عربی یہ وہ نسخہ ہے۔ جو اخبار بدر میں کسی زمانہ میں مشتہر ہو کر مقبول عام ہو چکا ہے۔ بدن کے ہر جزو کو قوت دیتا ہے۔ قیمت بیس روز کی خوراک عہ

سلاجیت کوہ ہمالیہ بہت محنت سے بہت دور سے منگوائی گئی ہے۔ بوڑھوں کو اکسیر کا کام دیتی ہے۔ قیمت فی تولہ خصہ

ڈچ میڈیکو قادیان

باجلاس جناب شیخ عبد الغنی صاحب
اسسٹنٹ کلکٹر درجہ سوم جھنگ

بمقدمہ چوہدری نرائن داس ولد جگتا رام ذات خوجہ سکنہ مگھیانہ مدعی: بنام

(۱) محمد ولد لال ذات بلوچ سکنہ جاگل والہ
(۲) خانن ولد سلطانی ذات بلوچ سکنہ " (مدعا علیہم)

دعویٰ مبلغ ۲۱۴ روپیہ بابت قیمت پیداوار فصل ربیع ۱۹۳۱ء

اشتہار بنام

محمد ولد جلال۔ خانن ولد سلطان اقوام بلوچ سکنہ جاگل والہ مدعا علیہم بمدرجہ بالا میں کئی بار سمن بنام مدعا علیہم جاری ہو چکے ہیں لیکن وہ تعمیل سے عمداً گریز کر رہے ہیں۔ اب تاریخ پیشی ۳/۲۲ مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہو کر مقدمہ کی پیروی کریں۔ دگرنہ ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ بعد میں کوئی عذر سماعت نہ ہوگا ۱/۲۲ ۵ (مہر عدالت)

بخار کی چٹکی

اس امریکن دوا کی تین چٹکی گرم پانی میں ملا کر پندرہ پندرہ منٹ کے بعد دینے سے ہر قسم کا بخار۔ زکام۔ پسلی۔ نمونیہ۔ پلیگ۔ موتی جھرہ۔ چیچک تپلے ہرے دست آنا۔ لو اور گرمی کا اثر دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی ہے۔ ٹانک کا کام دیتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ پتہ

ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم۔ڈی۔ایچ۔ایس
بیری اکبر پور کان پور

فرشی دری و نواڑ

دریاں ۱۲ گز مربع تک۔ نواڑ ایک روپیہ سیر۔ کرایہ ریل ہمارے ذمہ۔ نیز فرنیچر خرید فرماویں۔ رمال بنانیوالے سے خرید کر اپنی ضرورت پوری کیجئے۔ ایچ زیڈ

برادرس۔ ذخیرہ۔ بریلی (یو۔پی)

تجارت پیشہ اصحاب الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں۔

342
سودیشی اشیاءِ استعمال کرو
بعض گھریلو ادویات ولایت سے مختلف ناموں سے بنکر ہندوستان میں لاکھوں روپیوں کی اس واسطے بک جاتی ہیں کہ غلطی سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے مقابل کی دیسی دیسی ادویات موجود نہیں ہیں۔ امرت دھارا اوشدھالیہ میں ان کے مقابل کی اشیاء تیار رہتی ہیں۔ اور واقف کار ان کو ہمیشہ استعمال میں رکھتے ہیں۔ ناظرین کو چاہیئے کہ وہ بھی ان کو نہ صرف خود استعمال کراویں۔ بلکہ دوسروں کو اس کی خبر پہنچا دیں ؃
امرت دھارا لوشن
یہ گلے حلق اور ناک وغیرہ کی امراض کے واسطے لوشن ہے۔ جو کہ لسٹرین کیطرح استعمال ہو سکتا ہے گلے کے واسطے اور تقویت مسوڑھان کیواسطے عجیب چیز ہے قیمت ایکروپیہ
امرت دھارا مرہم
چربیوں وغیرہ کی مرہمیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہیں۔ زخم کو بہت جلدی صاف کر کے بھر لاتی ہے۔ ہمیشہ گھر میں رکھنی چاہیئے ؃ قیمت فیڈبیہ ایکروپیہ
امرت دھارا لوزنجز
ولایت سے پیپرمنٹ کی گولیاں تکیہ یا جاپان سے جنتنان وغیرہ آتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ان ٹکیوں کو استعمال کریں۔ بچے۔ بوڑھے۔ جوان مرد۔ عورت سب استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت ایک سو ٹکیہ ۴/
امرت دھارا صابن
ولایتی کاربالک سلفر سوپ وغیرہ سے بھی اسواسطے بہتر ہے کہ جلدی امراض کے علاوہ روزانہ استعمال کا خوشبودار اعلےٰ صابن بھی ہے۔ قیمت فی بکس تین ٹکیہ ۱۴/
میفوڈین
ٹنکچر ایوڈین ایک عام فایدہ کی چیز ہے ویسے ہی فوائد کے واسطے ٹنکچر دیسی ادویہ سے تیار کیا گیا ہے قیمت ایکروپیہ
دیسی لوشن
آنکھوں کے واسطے زنک لوشن وغیرہ کی بجائے اس کو استعمال کریں۔ سرخی درد۔ جلن۔ دھند۔ غبار کا اکسیر لوشن ہے ؃ قیمت ایک روپیہ
آرام جان
بیچم پلز وغیرہ قبض کشا بیسیوں اشیاء آکر بکتی ہیں۔ آرام جان ان سب کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ ان گولیوں سے بافراغت پاخانہ ہوتا ہے اور دائمی قبض دور ہو جاتی ہے اور طاقت بڑھتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ایکروپیہ
دت سالٹ
جو لوگ سالٹ پینے کے عادی ہیں وہ دت سالٹ کو ہمیشہ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں ؃ قیمت دس تولہ ایک روپیہ
امرت دھارا بام
بام یا امرو کیشن کئی طرح کے ولایت سے آتے ہیں۔ یہ ان سب سے بہتر اور مفید ہے۔ اس کی مالش سے بدن کی دردیں دور ہوتی ہیں ؃ قیمت ایک روپیہ
خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۹۳ لاہور
المشتہر
مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن سے ۲۲ جنوری کی خبر ہے کہ ایک طویل جلسہ کے بعد سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ مالیات کے متعلق جو کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس کی سفارش کے متعلق کسی متفقہ فیصلہ پر پہونچنا ناممکن ہے۔ لیکن وزارت کو قومی اتحاد کے قیام کی اہمیت کا پورا پورا احساس ہے۔ اس لئے وزارتوں میں معمولی ردو بدل کا مصمم ارادہ کر لیا گیا ہے۔

فرانسیسی اخبارات نے جرمنی کی جنگی تیاریوں کا بہت چرچا کیا تھا۔ لیکن برلن کے سیاسی حلقوں میں اسے شرانگیز دماغی اختراع اور جھوٹا پروپیگنڈا قرار دیا گیا ہے۔

سول نافرمانی کے سلسلہ میں ایک اینگلو انڈین بیوہ کو لکھنؤ میں بمشاہرہ پچاس روپیہ ماہوار ہیڈ کنسٹیبل مقرر کیا گیا ہے۔ اسے کوئی وردی نہیں دی گئی۔ لیکن پولیس کا نشان لگا دیا گیا ہے۔ وہ کانگرسی کارکن عورتوں اور رضاکارنیوں کو گرفتار کرنے میں پولیس کی امداد کریگی۔ ہندوستان میں یہ پہلی مثال ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ فرنچائز کمیٹی کا پہلا اجلاس یکم فروری ۱۹۳۲ء کو دہلی میں منعقد ہوگا۔

احمد آباد سے ۲۳ جنوری کی اطلاع ہے کہ کسی نے مٹی کے تیل میں کپڑا تار کر کے بعدرا جیل کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ لیکن جلد ہی علم ہوگیا۔ اور آگ پر قابو پا لیا گیا۔ تاہم چھت کا ایک حصہ جل گیا۔

۲۲ جنوری کو کلکتہ پولیس نے ایک نوجوان کو گرفتار کیا۔ جو کشتی کے ذریعہ گنگا عبور کر رہا تھا۔ اس کے پاس سے بم سازی کا بہت سا سامان برآمد ہوا۔

بمبئی کارپوریشن نے حکومت بمبئی اور وزیر ہند پر ۱۲ لاکھ روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ کیا ہے۔ بنائے دعویٰ یہ ہے کہ بمبئی گورنمنٹ نے ۱۹۱۶ء میں ابتدائی تعلیم کی اشاعت کے تمام اخراجات کی ادائیگی کا معاہدہ کارپوریشن کے ساتھ کیا تھا۔ مگر اسے پورا نہیں کیا۔ حکومت کا بیان ہے کہ ایسا کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ یا کم از کم باضابطہ پر منظور نہیں کیا گیا۔

تیسرے مقدمہ سازش کے سلسلہ میں لاہور بورسٹل جیل میں ۲۲ جنوری کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے چیف ملزمان پر زیر دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند فرد جرم عائد کر دی۔

۲۳ جنوری کی شام کو لاہور کی ایک فرم میسرز جگت سنگھ اینڈ سنز واقعہ مال روڈ کا چپڑاسی دن کے وقت دوکان سے کیش بکس لے کر مالکان کے مکان پر جا رہا تھا۔ کہ تین نوجوانوں نے جو موٹر پر سوار تھے۔ موٹر روک کر اس سے بکس چھین لیا۔ اور پھر موٹر میں بیٹھ کر چلدئے وہ بھی بھاگ کر پائیدان پر چڑھ گیا۔ لیکن اسے زخمی کر کے نیچے گرا دیا گیا۔ بکس میں قریباً پانسو روپیہ اور بعض قیمتی دستاویز بھی تھیں۔ معلوم ہوا ہے کہ موٹر انہوں نے کرایہ پر لی تھی۔ اور ایک غیر آباد سڑک پر اس کے ڈرائیور کو زدوکوب سے بے ہوش کر کے ڈال دیا۔ اور شاہدرہ کے قریب موٹر چھوڑ گئے۔

چیف کمشنر صوبہ سرحد نے اعلان کیا ہے۔ کہ کانگرسی یہ افواہ پھیلا رہے ہیں۔ کہ باشندگان شہر پشاور پر بھاری جرمانہ کیا جانیوالا ہے۔ حالانکہ اس خبر میں قطعاً کوئی صداقت نہیں۔

یو۔ پی گورنمنٹ گزٹ میں دو ہندو عورتوں کے آنریری مجسٹریٹ بنانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

۲۳ جنوری کو شمالی کلکتہ کے ڈپٹی کمشنر نے اپنے علاقہ کے دوکانداروں کو طلب کر کے ہدایت کی ہے کہ اگر کسی نے ہڑتال کے سلسلہ میں دوکان بند کی۔ تو آرڈی نینس کے ماتحت اس کی دوکان پر قبضہ کر لیا جائیگا۔

۲۳ جنوری کو کلکتہ کی سی۔ آئی۔ ڈی کے سپرنٹنڈنٹ اپنے کمرہ میں مردہ پائے گئے۔ گولی سر کے ایک طرف سے دوسری طرف نکل گئی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس نے خودکشی کی ہے۔

کانپور سے ۲۲ جنوری کی اطلاع ہے کہ ڈاکوؤں نے اناؤ کے ایک ساہوکار کے مکان پر ڈاکہ ڈالا اور اسے ہلاک کرنے کے بعد سب کچھ لوٹ کر لے گئے۔ اسی دن ایک زمیندار بنک میں جمع کرانے کے لئے آٹھ سو روپیہ لئے جاتا تھا۔ اسے بھی ہلاک کر کے روپیہ لے گئے۔

جموں کی تازہ اطلاع ہے کہ راجہ ہری کشن کول کچھ دنوں کے لئے لاہور اور دہلی گئے ہیں۔ ان کی جگہ سر مرزا ظفر علی صاحب نے پرائم منسٹری کا چارج لیا ہے۔ نواب خسرو جنگ جو رخصت پر گئے ہوئے تھے۔ واپس جموں پہونچ گئے ہیں۔

برلن سے ۲۲ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ وہاں قریباً ساٹھ لاکھ اشخاص بیکار ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا آئندہ سالانہ اجلاس ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ کو دہلی میں منعقد ہوگا۔

۲۵ جنوری کو حکومت ہند کے گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں صوبہ سرحد کو گورنری صوبہ قرار دیدیا گیا ہے۔ اور اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مجلس قانون ساز کے چالیس ارکان ہوں گے۔ گورنر کی سالانہ تنخواہ ۶۶ ہزار اور ایگزیکٹو کونسل کا رکن بیالیس ہزار سالانہ تنخواہ پائیگا۔ تاریخ نفاذ کا اعلان بعد میں ہوگا۔

۲۵ جنوری کو اسمبلی میں وائسرائے کی تقریر کے بعد اجلاس سر محمد شفیع کے اعزاز میں ملتوی کر دیا گیا۔

ڈھاکہ سے ۳۴ میل کے فاصلہ پر ۲۴ جنوری کو ایک قصبہ میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ پولیس اسے منتشر کرنے گئی۔ تو اس پر بلوائیوں نے حملہ کر دیا۔ انچارج پولیس پتھر لگنے سے بیہوش ہو کر گر گیا۔ اس پر پولیس نے گولی چلا دی۔ نقصان کی تفصیلات کا ابھی علم نہیں۔

خان بہادر سید سردار شاہ گیلانی آنریری مجسٹریٹ پنشنر پروفیسر ویٹرنری کالج ۲۵ جنوری کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔

آرڈی نینس کے ماتحت پولیس نے کلکتہ کے چار مطابع بند کر دئے ہیں۔

۲۵ جنوری کو لارڈ ولنگڈن نے اسمبلی کے اجلاس میں جو افتتاحی خطبہ پڑھا اس میں گول میز کانفرنس کے کام میں تعاون کی اپیل کی اور حکومت کے عزم صمیم کا اظہار کیا۔ کہ سول نافرمانی کی تحریک کا انسداد کرنے میں وہ کسی قسم کی مصالحت روا نہیں رکھے گی۔ عظیم الشان مشکلات کے باوجود حکومت کے تمام حکام نے مفاہمت دہلی سے پیدا شدہ ذمہ واریوں کو لفظاً و معناً پورا کیا لیکن کانگرس نے صوبجات متحدہ میں لگان بندی کی مہم جاری کر کے حکومت اور عوام میں جنگ چھیڑ دی۔ اور سرخپوشوں کی سرگرمیوں سے صوبہ سرحد کے امن و امان کو مخدوش بنا دیا۔ اور حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ سخت ذرائع اختیار کرے۔ اب کہ یہ ذرائع اختیار کرلئے گئے ہیں جب تک وہ سرگرمیاں قطعی طور پر ترک نہیں کی جائیں جن کی وجہ سے یہ ذرائع اختیار کرنے پڑے یہ نہ تو واپس لئے جا سکتے ہیں نہ معطل کئے جائیں گے۔ کانگرس نے جواب دیا تھا کہ اس کا مقصد ہندوستان کے طول و عرض میں اپنی سرگرمیوں کو وسیع پیمانہ پر جاری کرنے اور سول نافرمانی کو دوبارہ جاری کر کے نظام حکومت کو تہ و بالا کرنے کا اعلان تھا۔ کوئی حکومت جو صحیح معنوں میں حکومت ہو۔ اس چیلنج کو قبول کرنے سے پس و پیش نہیں کر سکتی تھی۔ عوام کے لئے یا ان لوگوں کے لئے جو قوانین کی

غلام رحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔